RECD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

۲۵ ذیقعدہ ۱۳۸۰ھ

یوم پنجشنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے (ایک آنہ سابق)

جلد ۵۰/۱۵ ‏ ۱۱ ہجرت ۱۳۴۰ ہش ۱۱ مئی سنہ ۱۹۶۱ء ‏ نمبر ۱۰۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۰ مئی بوقت ½ ۸ بجے صبح

کل خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کو بخار نہیں ہوا۔ لیکن نقرس کی درد وقفے وقفے کے بعد شدت اختیار کرتی رہی شام کو ضعف کی تکلیف بھی رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت بھی درد نقرس ہے اور کمزوری بھی ہے احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین

مشرقی پاکستان میں پچھلے تمام طوفانوں سے زیادہ شدید طوفان

اس وقت تک پانچ افراد کے ہلاک ہونے کی اطلاع ملی ہے ۳۰ بجرے اور ۶ لانچیں ڈوب گئیں ۳ جہاز خشکی پر چڑھ گئے

گورنمنٹ ہاؤس کی چھت اڑ گئی۔ جزیرہ رام گتی آٹھ فٹ پانی میں ڈوب گیا

ڈھاکہ ۱۰ مئی۔ مشرقی پاکستان کا تقریب قریب پورا صوبہ کل صبح سات گھنٹے تک ایک تباہ کن طوفان کے غیظ و غضب کا شکار رہا۔ صوبے کے گورنر لفٹیننٹ جنرل اعظم خان کے بیان کے مطابق شدت کے اعتبار سے یہ طوفان پچھلے تمام طوفانوں سے سخت تھا۔ اس وقت تک پانچ افراد کے ہلاک ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اموال نقصان بھی شدید ہوا ہے۔ طوفان ایک سو دس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے آیا تھا۔ اور اس کی وجہ سے ۳۰ بجرے اور ۶ لانچیں خلیج بنگال میں ڈوب گئی ہیں۔ تین سمندری جہاز خشکی پر چڑھ گئے ہیں۔ اور ملکھنا کی گودی میں دو جہازوں کے ڈوبنے کا خطرہ ہے۔ جزیرہ رام گتی آٹھ آٹھ فٹ پانی میں ڈوبا ہوا ہے۔

متاثرہ اضلاع میں ہزاروں درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ بانس کے بنے ہوئے سینکڑوں مکانات منہدم ہو گئے اور متعدد پختہ عمارات زمین بوس ہو گئیں — طوفان کی وجہ سے گورنمنٹ ہاؤس کی بڑی چھت کے کچھ حصے اڑ گئے۔ گورنمنٹ ہاؤس کے لکڑی کے بنے ہوئے حصے کو وسیع پیمانے پر نقصان پہونچا۔ گورنر اور بیگم اعظم خاں ہک ہاؤس میں منتقل ہو گئے۔ جو گورنمنٹ ہاؤس کی حدود میں واحد پختہ عمارت ہے۔ گورنمنٹ ہاؤس میں متعدد درخت جڑ سے اکھڑ گئے۔ درخت گرنے سے گورنمنٹ ہاؤس کی باہر کی دیوار کو بھی نقصان پہنچا ہے۔

اس وقت تک جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان کے مطابق مشرقی پاکستان میں کل صبح کے طوفان سے سخت جانی اور مالی نقصان پہنچا ہے۔ متاثرہ علاقوں کے حکام نقصان کا اندازہ لگا رہے ہیں۔ ابتدائی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ نواکھالی۔ باریسال کھلنا۔ ڈھاکہ۔ میمن سنگھ۔ جیسور اور کومیلا

۲۴ کے اضلاع کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا نقل و حمل اور مواصلات کے ذرائع درہم برہم ہو گئے۔ مشرقی پاکستان میں تمام داخلی فضائی سروسیں اور کلکتہ اور ڈھاکہ کے درمیان طیاروں کی آمد و رفت معطل ہو گئی ہے۔ تیج گاؤں کے ہوائی اڈہ سے کل صبح صرف ایک طیارہ لاہور کے لئے روانہ ہوا۔ اس کے بعد اس اڈے سے تمام جہازوں کی پرواز منسوخ کر دی گئی۔

ایلن شیپرڈ کو خلائی پرواز کے کارنامہ پر ”امتیازی خدمت“ کا تمغہ

”ہم نے اپنے وقار کے خطرہ پر کھلے بندوں خلائی پرواز کا تجربہ کیا۔“

(کینیڈی)

واشنگٹن ۱۰ مئی۔ امریکہ کے پہلے خلائی مسافر کمانڈر ایلن شیپرڈ کو خلائی پرواز کی کوششوں میں اہم خدمت انجام دینے کے صلہ میں ”امتیازی خدمت“ کا میڈل دیا گیا ہے۔ ایلن شیپرڈ نے یہ تمغہ ایک خاص تقریب میں صدر کینیڈی سے حاصل کیا۔ جب ایلن شیپرڈ تمغہ حاصل کرنے کے لئے آئے۔ تو صدر کینیڈی امریکہ کے قومی ہیرو سے گفتگو میں اتنے محو ہوئے کہ کمانڈر شیپرڈ کو تمغہ دینا ہی بھول گئے۔ مسز کینیڈی نے سرگوشی کے انداز میں صدر کینیڈی کی توجہ اس امر کی طرف دلائی۔ تو انہوں نے مسکرا کر اپنی بھول کا اعتراف کیا اور ”امتیازی خدمت“ کا میڈل ایلن شیپرڈ کے سینہ پر لگا دیا۔

صدر کینیڈی نے اس موقعہ پر کہا کہ امریکہ نے خلائی پرواز کا تجربہ کھلے بندوں کیا ہے۔ اس طرح ہم نے ہر قسم کے امکانات کی ذمہ داری قبول کی تھی۔ جو امریکہ کے وقار کے لئے بھی نقصان دہ ثابت ہو سکتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ ہم نے سخت خطرات کی موجودگی میں یہ کام کیا تھا۔ اس لئے ہم یہ دعوے کر سکتے ہیں کہ ہمارا آزاد معاشرہ جس نے بہت بڑا خطرہ مول لیا تھا۔ اس کا وقار اب بہت بلند ہو گیا ہے — کمانڈر ایلن شیپرڈ کل جب انعام حاصل کرنے کے لئے واشنگٹن پہونچے۔ تو امریکہ کے دارالحکومت میں ان کا استقبال قومی ہیرو کی حیثیت سے کیا گیا

آئینی سفارشات پر غور کرنے کے لئے کمیٹی

راولپنڈی ۱۰ مئی۔ صدر ایوب خان نے پانچ ارکان کی ایک سب کمیٹی قائم کر دی ہے۔ جو آئینی کمیشن کی سفارشات پر غور و خوض کے بعد اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ امور خارجہ کے وزیر مسٹر منظور قادر

اس سب کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔ دوسرے ارکان کے نام یہ ہیں (۱) وزیر قانون مسٹر محمد ابراہیم (۲) وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب (۳) وزیر صنعت ابوالقاسم خان اور (۴) ایندھن بجلی اور قدرتی وسائل کے وزیر ذوالفقار علی بھٹو

سکولوں میں گرمیوں کی چھٹیاں جون اور جولائی میں ہوں گی

لاہور ۱۰ مئی۔ صوبائی محکمہ تعلیم نے یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ سال رواں کے لئے سابق پنجاب اور بہاول پور کے علاقوں کے تمام سکولوں میں گرمیوں کی تعطیلات ۱۰ جون سے شروع ہوں گی۔ اور ۱۰ اگست تک رہیں گی محکمہ تعلیم نے یہ تجویز بعض والدین کی اس شکایت کے پیش نظر منظور کی ہے۔ کہ سابق پنجاب کے علاقہ میں جون اور جولائی کے مہینوں کا موسم انتہائی گرم ہوتا ہے اور اس بنا پر کمسن بچوں کو سکول آنے جانے میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اب تک ان سکولوں میں گرمیوں کی دو ماہ کی چھٹیاں جولائی کے آخری ہفتے سے شروع ہوتی رہی ہیں۔

ایک احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی

مڈل کے امتحان میں یونیورسٹی بھر میں اوّل

محمد صادق صاحب ہری پور ہزارہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے بھائی عزیز بشارت احمد ولد مکرم محمد عباس خان صاحب ترناب تحصیل چارسدہ ضلع پشاور نے امسال پشاور یونیورسٹی سے مڈل کا امتحان دیا تھا۔ عزیز موصوف ۷۷۵ نمبر حاصل کر کے یونیورسٹی بھر میں اول آیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو یہ کامیابی مبارک کرے اور اسے دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے آمین

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

سعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۶۱ء

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ پر "آفاق" کی بے بنیاد الزام تراشی

پچھلے دنوں گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان صاحب کے متعلق یہ بات بعض اخبارات میں شائع ہوئی تھی کہ ایک اخبار نویس کے سوال پر آپ نے فرمایا کہ اگر محکمہ اوقاف کے ناظم اعلیٰ نے سفارش کی تو صوبائی حکومت ربوہ کی املاک کو اوقاف ایکٹ کے تحت سرکاری تحویل میں لینے پر غور کرے گی۔

ہمیں ذاتی علم نہیں ہے کہ اخبار نویس نے کیا سوال کیا تھا اور گورنر نے اس کا کیا جواب دیا تھا۔ مندرجہ بالا عبارت ہم نے روزنامہ "آفاق" کے ایک ادارتی نوٹ سے نقل کی ہے۔ جہاں اس کے ایڈیٹر صاحب نے تبصرہ فرماتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"ربوہ کی جماعت کے پاس بہت سی جائداد وقف ہے اور اسکی سالانہ آمدنی لاکھوں روپے تک پہنچتی ہے اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اس آمدنی کا بہت سا حصہ خرد برد ہوتا ہے۔ قادیانی خلیفہ کوئی کاروبار نہیں کرتے لیکن سابق پنجاب اور سندھ میں ان کی بہت سی ذاتی جائیداد ہے ظاہر ہے کہ ایک ایسا شخص جس کا نہ کاروبار ہے اور نہ کوئی اور ذریعہ آمدنی ہے۔ اس نے جتنی بھی ذاتی جائیداد بنائی ہے وہ ربوہ کی وقف املاک کی آمدنی سے ہی بنائی ہے۔"

(روزنامہ آفاق لاہور ۲۳ راپریل ۱۹۶۱ء)

یہ ہے وہ دلیل جو آفاق کے فاضل ایڈیٹر ربوہ کی املاک کو حکومت کی تحویل میں لینے کے لئے پیش کرتے ہیں۔ آپ نے اگر تاریخ احمدیت کا سرسری مطالعہ بھی کیا ہوتا تو آپ کو معلوم ہو جاتا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ مع اپنے بھائیوں کے قادیان اور اسکے اردگرد کی کثیر اراضی کے مالک تھے جس سے آپ کو کثیر آمدنی حاصل ہوتی رہی ہے اس لحاظ سے آپ اپنے علاقہ کے ایک بہت بڑے زمیندار رئیس تھے بلکہ آپ قادیان کے شہر میں بھی سینکڑوں ایکڑ کے مالک تھے جن کی قیمت شہر کی توسیع کی وجہ سے لاکھوں روپے کی ہو گئی تھی۔ ایک بچہ بھی اس سے نتیجہ نکال سکتا ہے کہ آپکو قطعاً ضرورت نہیں کہ آپ انجمن احمدیہ کے املاک کی آمدنی خرد برد کریں۔

پاکستان میں آنے پر آپ کا جو کلیم منظور ہو چکا ہے۔ اور جس پر عمل درآمد بھی ہو چکا ہے۔ اگر مدیر آفاق کو معلوم ہو جائے تو یقیناً انہیں دوسرا صدمہ نہ ہو گا۔

ربوہ میں جو جائیداد آپ نے بنائی ہے وہ سب آپ کی زرخرید ہے اور انجمن کی ملکیتی جائیداد سے بالکل الگ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی جو جائیداد ربوہ میں یا کسی اور جگہ ہے وہ سب صدر انجمن احمدیہ کی زرخرید ہے اور انجمن ہی کے تصرف میں ہے اس کا انتظام انجمن اور تحریک جدید کے شعبے کرتے ہیں اور حضرت امام جماعت احمدیہ کو ان سے براہ راست کوئی تعلق نہیں اور نہ آپ (نعوذ باللہ) اس جائیداد میں سے ایک پیسہ بھی خرد برد کر سکتے ہیں اوّل اس لئے کہ آپ کو براہ راست اس جائیداد کے انتظام سے کوئی تعلق نہیں دوم۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ صاحب حیثیت اور متمول ہیں حتیٰ کہ آپ جماعت کا کوئی پیسہ اپنی ذات پر صرف کریں جماعت کی طرف سے پیش کردہ نذرانہ بھی آپ شکریہ کے ساتھ واپس فرما دیتے ہیں بلکہ ہزاروں روپیہ سالانہ انجمن اور تحریک جدید کے شعبوں میں اپنی خاص گرہ سے چندہ دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنا دیا ہوا ہے کہ آپ اپنی جیب خاص سے کئی ناداروں اور مستحق طلبہ کو وظائف دیتے ہیں۔

ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے اور حقیقتہً مجبور ہو کر کہنا پڑتا ہے کہ سید نور احمد صاحب ایڈیٹر آفاق نے حضرت امام جماعت احمدیہ پر بغیر تحقیق کے بالکل بے بنیاد الزام لگایا ہے جو کہ نہ صرف اخبار نویسی کے نام پر دھبہ ہے بلکہ غالباً قانون کی زد میں بھی آتا ہے۔ اسی طرح کا الزام بعض دوسرے اخبارات مثلاً الاعتصام نے بھی لگایا ہے سید نور احمد صاحب کی تو خیر انہوں نے تو حضرت امام جماعت احمدیہ کو اپنی ذات کی عینک سے دیکھا ہے کیونکہ جب آپ حکومت کے محکمہ تعلقات عامہ کے ڈائریکٹر تھے تو آپ نے ملک میں فتنہ و فساد کو ہوا دینے کیلئے لاکھوں سرکاری روپے بے ضابطہ طور پر اخبارات اور افراد کو اپنے باواجی کی جائیداد سمجھ کر بانٹ دیا تھا۔ خود آفاق کو جس سے آپ کو ذاتی دلچسپی تھی۔ اور آپ کا لڑکا جس کا مینیجر تھا۔ پبلک کا تقریباً ایک لاکھ روپیہ ناحق دیدیا تھا۔ جیسے فسادات کی تحقیقاتی عدالت نے اپنی رپورٹ میں ثابت کر دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۳۔۴ رپورٹ تحقیقاتی عدالت برائے تحقیقات فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء اردو ایڈیشن) اور غالباً ابھی تک حکومت نے آفاق اور دوسرے اخبارات سے وہ روپیہ واپس نہیں لیا۔ ہم یہاں صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ سید نور احمد صاحب اور مدیر الاعتصام نے بلا تحقیقات حضرت امام جماعت احمدیہ پر جو بے بنیاد الزام لگایا ہے اس سے تمام دنیا کے احمدیوں کی سخت دلآزاری ہوئی ہے۔

پھر یاد رکھنا چاہیئے کہ جماعت احمدیہ کے جو املاک ہیں وہ اس معنی میں وقف جائیداد نہیں ہے۔ جس معنی میں مثلاً حضرت داتا گنج بخش وغیرہ مزاروں اور مسجد وزیر خان کی طرح کی مساجد کی جائیداد وقف ہے۔ بلکہ یہ جائیداد صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید نے اپنے روپیہ سے خرید کی ہے اور اسکی آمد جماعت احمدیہ کے منتخب نمائندگان کے مشورہ اور نگرانی میں انہیں عالمگیر اغراض و مقاصد کے حصول میں صرف ہوتی ہے جن اغراض و مقاصد کو لیکر جماعت احمدیہ کھڑی ہوئی ہے۔ اور جن کی وضاحت ہم الفضل کے ایک گذشتہ اداریہ "جماعت احمدیہ کا نظام" میں کر چکے ہیں۔ اسی طرح پاکستان میں قریباً ہر انجمن اور ادارہ خواہ دینی ہو یا تجارتی۔ یا معاشی ملکیتی جائیداد رکھتا ہے اگر ایسی جائیداد وقف کی زد میں آتی ہے تو یقیناً تمام انجمنوں اور اداروں کو چلانے کے لئے خود حکومت کو انتظام کرنا پڑے گا اور ملک ایسی تمام انجمنوں اور اداروں کے قومی فوائد سے محروم ہو جائے گا۔ مثلاً دینی اداروں میں انجمن حمایت اسلام وغیرہ قسم کی دینی انجمنیں بند ہو جائیں گی۔ اور تجارتی وغیرہ معاشرتی اداروں میں تمام لمیٹڈ اور غیر لمیٹڈ کمپنیاں بھی ختم ہو جائیں گی کیونکہ ان کی ملکیتی جائیداد اسی طرح ہوجود ہے جس طرح جماعت احمدیہ کی صدر انجمن کی ملکیتی جائیداد ہے مزاروں کی وقف جائیداد اور جو چڑھاوے ان پر چڑھتے ہیں وہ مزاروں کے مجاوروں نے اپنی ذاتی جائیداد اور ملکیت سمجھ رکھی تھی۔ اور ایک یا چند خاندان ذاتی طور پر اس آمدنی کو اپنے تصرف میں لاتے تھے۔ اور انہوں نے اس طرح مزاروں کو گویا عیاشی کے اڈے بنا رکھا تھا چنانچہ آئے دن ایسے واقعات ہوتے رہتے تھے اور یہ ایک ظاہر و باہر بات ہے کہ ایسے اوقاف کی آمدنی کسی خدمت خلق کے کام میں صرف نہیں ہوتی تھی وقف کرنے والے وفات پا چکے تھے اور جن اغراض کے لئے وقف کئے گئے تھے وہ بھی دور فراموش ہو چکی تھیں اسی طرح جو اوقاف قدیم مساجد کے ساتھ وابستہ ہیں ان پر بھی متولی یا اسکے خاندان کا قبضہ ہوتا تھا اور وہ اس کو اپنی ذات پر خرچ کرتے تھے۔ ایسے اوقاف پر جماعت احمدیہ کی زرخرید ملکیت کو کس طرح محمول کیا جا سکتا ہے جو ایک زندہ اور باعمل جماعت ہے اور جس کی تنظیم مثالی حیثیت رکھتی ہے اور جس کے کام جماعت کے نمائندے سرانجام دیتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام احمدی جن کے چندوں سے یہ کام ہوتے ہیں ان نمائندوں پر پورا بھروسہ رکھتے ہیں اگر خدانخواستہ کوئی شکایت پیدا ہو تو اسکی باقاعدہ تحقیقات ہوتی ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے آڈٹ کا انتظام بھی مکمل ہے۔ ہر پیسہ جو آتا ہے اور جو خرچ ہوتا ہے آڈٹ کا دفتر اسکی نگرانی کرتا ہے اور کوئی بل آڈٹ کے بغیر پاس نہیں ہو سکتا۔ الغرض انجمن احمدیہ کی جائیداد ان معنی میں وقف جائداد نہیں ہے جن معنوں میں مزاروں اور مساجد کی جائداد وقف سمجھی جاتی ہے بلکہ یہ ایک زندہ اور فعال جماعت کی ملکیت ہے جو اپنے حسن انتظام کیلئے خاص امتیازی حیثیت رکھتی ہے۔

پھر جماعت احمدیہ کا تعلیمی اور تبلیغی کام صرف ملک کے اندر تک محدود نہیں بلکہ ساری دنیا میں پھیلا ہوا ہے ایسے عالمگیر اور وسیع کام جو مختلف شعبوں میں تقسیم شدہ ہے حکومت کس طرح اپنی تحویل میں لے سکتی اور چلا سکتی ہے؟

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں داخلہ

نیا تعلیمی سال شروع ہو چکا ہے۔ ہر جماعت میں داخلہ کی کافی گنجائش موجود ہے سکول کے ساتھ بورڈنگ ہوس بھی ملحق ہے جس میں صدر انجمن احمدیہ نے بچوں کی دینی اخلاقی اور روحانی تعلیم کے لئے خاص انتظام کر رکھا ہے۔ بچوں کی ہر لحاظ سے نگرانی کی کوشش کی جاتی ہے۔ مرکز سلسلہ میں دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم دلانے کے خواہشمند احباب اپنے بچوں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کے بچوں کو جلد از جلد بھجوائیں۔ تا بچوں کی پڑھائی میں حرج واقع نہ ہو۔

سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

دینی مسائل پر غور و فکر کرنے کی عادت ڈالو

اور

ان کی حکمتوں کو سمجھنے کی کوشش کرو

فرمودہ ۵ دسمبر ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب

بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں شعبہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

۴ دسمبر ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں اٹامک انرجی پر ڈاکٹر پی کے کچلو صاحب نے انگریزی زبان میں ایک تقریر کی تھی۔ اس کے ذکر پر حضور نے فرمایا:-

ہمارے

تعلیمی اداروں کو چاہیئے

کہ جب ان کے سکول یا کالج میں کسی شخص کی کوئی علمی تقریر ہو۔ تو اس کے بعد دوسرے دن وہ طلباء کو جمع کر کے ان سے پوچھا کریں کہ لیکچرار نے کیا بیان کیا تھا۔ اور تم نے اس کی تقریر سے کیا سمجھا کیونکہ اس طرح بچوں کے دماغ میں تیزی پیدا ہوتی ہے اور علمی باتیں عمدگی اور سہولت کے ساتھ ان کے ذہن نشین ہو جاتی ہیں۔ میری ایک ایجاد کردہ اصطلاح ہے۔ کہ انسانی دماغ میں اللہ تعالیٰ نے جگالی کی عادت رکھی ہے۔ یعنی جو بات بار بار انسان کے دماغ میں آئے۔ وہ اس کو پختہ ہو جاتی ہے۔ انسان کے متعلق سائنسدانوں کا تو یہ خیال ہے۔ کہ یہ جانور سے ترقی کر کے اپنی موجودہ شکل تک پہنچا ہے۔ مگر ان کا یہ خیال انہی کو مبارک ہو۔ ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ ہمارے صوفیاء نے بھی انسان کو

عالم صغیر

قرار دیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے اندر ہر چیز کی خصوصیت کسی نہ کسی رنگ میں موجود ہے۔ مثلاً جس طرح پرندہ اڑتا ہے۔ اسی طرح انسانی دماغ بھی اڑا کرتا ہے یعنی انسان کے اندر کئی قسم کی امنگیں اور خواہشات پیدا ہوتی رہتی ہیں جو اس کے اپنے حالات اور مقدور سے بہت بلند ہوتی ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ گویا آسمان کی طرف اڑتا ہے۔ پرندوں کی طرح اس کے پر نہیں مگر اس کے دماغ میں پر ہیں۔ اور وہ بسا اوقات بلند باتیں سوچتا ہے۔ جب وہ کوئی غیر معقول باتیں سوچے تو اس کو شیخ چلی کہا جاتا ہے اور جب وہ کوئی معقول باتیں سوچتا ہے اور بعض اوقات بڑے بڑے تغیرات پیدا کر دیتا ہے۔ غیر معقول باتیں سوچنے والوں کی مثال میں

ایک لطیفہ مشہور ہے

کہتے ہیں کوئی مزدور کسی کے شیشے کے برتن اٹھائے جا رہا تھا۔ گرمی کا موسم تھا۔ اس لئے وہ ذرا سستانے کے لئے کسی دیوار کے سائے میں بیٹھ گیا۔ اور ٹوکری اپنے پاؤں کی طرف رکھ لی۔ برتنوں کا مالک کوئی امیر آدمی تھا اس نے رحم کے طور پر اس کی اصل مزدوری سے بھی زیادہ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ یعنی بجائے آٹھ آنے کے اس نے ایک روپیہ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اس مزدور نے سوچا کہ اگر میں پہلے آٹھ آنے روزانہ کماتا تھا تو آج ایک روپیہ مل جائے گا۔ اور میرے روزمرہ کے اخراجات سے یہ آٹھ آنے زیادہ ہوں گے اس لئے باقی آٹھ آنے کسی کام پر لگانے چاہئیں۔ اس نے اپنے ذہن میں

یہ تجویز سوچی

کہ باہر کسی گاؤں میں جا کر آٹھ آنے کے انڈے خریدوں گا۔ اور شہر میں آ کر دوگنی قیمت پر فروخت کرونگا۔ اس طرح شام کو میرے پاس روپیہ ہو جائے گا۔ ساتھ ہی اپنے روزمرہ کے اخراجات کے لئے کوئی مزدوری کر لوں گا۔ دوسرے دن پھر گاؤں میں جا کر جا کر ایک روپے کے انڈے خریدوں گا۔ جو شہر میں فروخت کرونگا۔ اور شام تک دو روپے کما لوں گا۔ تیسرے دن دو روپے کے انڈے خریدوں گا جو شام تک چار روپے میں فروخت ہو جائیں گے اور چوتھے دن چار روپے کے انڈے خرید کر آٹھ روپے بناؤنگا۔ اس کے بعد میں

انڈوں کی تجارت

کو چھوڑ کر چار مرغیاں خرید لوں گا وہ انڈے بھی دیتی رہیں گی۔ اور بچے بھی نکالیں گی۔ اس طرح ایک سال گذرنے کے بعد سو مرغی ہو جائے گی۔ جو میں دو سو روپے میں فروخت کر سکوں گا۔ اور اس روپے سے بیس بکریاں خریدونگا۔ جو جوڑواں بچے دیں گی۔ اور دوسرے سال تک میرے پاس اسی ۸۰ بکریاں ہو جائینگی چار سال کے بعد میرے پاس ۳۲۰ بکریاں ہو جائیں گی۔ پھر میں بکریاں فروخت کر کے گائیں خریدونگا۔ ان کا دودھ بھی بیچونگا اور عمدہ نسل کے بچھڑے بھی فروخت کرونگا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں بڑا مالدار ہو جاؤنگا۔ اور شہر میں مکان اور دوکانیں خرید لونگا۔ وہ بیچارا اسی طرح

ذہنی بلند پروازی

کرتا رہا۔ اور پھر کہنے لگا میرے پاس اتنا روپیہ ہو جائیگا کہ میرا شمار شہر کے متمول ترین لوگوں میں ہوگا۔ پھر میں تجارت میں سرمایہ لگا کر اتنا روپیہ کماؤنگا کہ سارے شہر میں میری برابری کوئی نہیں کر سکے گا۔ شہر کے خواص و عوام مجھے اپنا سردار تسلیم کر لیں گے۔ اور نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ جب میری عزت یہاں تک بڑھ جائے گی تو بڑے بڑے امراء میرے مکان پر آنا اور میرے ساتھ ملاقات کرنا فخر سمجھیں گے۔ پھر اچھے اچھے متمول اور سرکردہ لوگ مجھے اپنی لڑکیاں پیش کر کے کہیں گے کہ شادی کر لو۔ مگر میں نہایت سنجیدگی سے سب کی درخواستوں کو ٹھکرا دونگا۔ آخر میں سوچ سمجھ کر شہر کے سب سے امیر شخص کی لڑکی سے شادی کر لوں گا میں اس کو

ہیرے اور جواہرات

اور سونے کے زیورات بنوا کر دونگا اور زرق برق پوشاکیں بھی بنوا دونگا۔ مگر چونکہ اس لڑکی کو بھی اپنے ماں باپ کی امارت پر گھمنڈ ہوگا اس لئے کبھی نہ کبھی وہ میرے سامنے اکڑ کر ہی بیٹھے گی۔ مگر مجھے اس کے باپ کی امارت کی کیا پرواہ ہوگی۔ اور پھر میرے جیسے امیر آدمیوں کے لئے کہیں اور شادی کر لینا کونسا مشکل ہوگا۔ اس لئے میں اس کا غرور توڑنے کے لئے یوں لات مارونگا۔ وہ بےچارا یہ ذہنی بلند پروازی تو کر رہا تھا۔ مگر ساتھ ہی اس کو اونگھ بھی آ رہی تھی۔ اس نے زور سے جو پیر مارا۔ تو وہ برتنوں والی ٹوکری پہ لگا اور

شیشے کے سب برتن ٹوٹ گئے

اور لینے کے دینے پڑ گئے۔ ایسے خیالات کو ہی شیخ چلی کے خیالات کہتے ہیں۔ ان کو شیخ چلی کے خیالات اس لئے کہتے ہیں۔ کہ ان کے ساتھ ارادہ یا عمل نہیں ہوتا صرف خیالات ہی پرواز کرتے ہیں۔ غرض پرندہ تو پروں سے اڑتا ہے لیکن انسان بے پر کے اڑتا ہے۔ بے شک انسان کے اندر بلند پروازی کا مادہ موجود ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی ہدایت ہے کہ پر بھی لگاؤ اور کوشش بھی کرو۔ تو تم اڑ سکو گے ورنہ نہیں بعض لوگ یونہی شیخ چلی کی طرح ذہنی پرواز کرتے رہتے ہیں۔ اور بعض لوگ خیالات کے ساتھ ساتھ عمل بھی کرتے ہیں اور پھر معقول ترقی کر جاتے ہیں۔ مثلاً ایڈیسن جس نے بجلی کی کئی اشیاء ایجاد کی ہیں۔ وہ پہلے معمولی چپڑاسی کا کام کرتا تھا۔ مگر وہ غور کرتا رہتا کہ کس طرح یہ چیزیں تیار کی جائیں۔ کیونکہ بجلی تو اس وقت بھی تھی۔ مگر دوسری نئی چیزیں نہیں تھیں۔ اس نے تھوڑا بہت سائنس سے سمجھ کر پہلے لکڑی کے اوزار بنائے۔ اس کے ایک افسر نے دیکھا۔ اور ان اوزاروں میں اس کو کچھ معقولیت نظر آئی۔ اس افسر نے لڑکے کو کہا کہ کیا تم کو اس کام کا شوق ہے۔ لڑکے نے کہا ہاں بہت شوق ہے۔ افسر نے کہا تم نائٹ سکول میں داخل ہو جاؤ تمہارے اخراجات میں برداشت کرونگا۔ لڑکے نے سکول میں داخل ہو کر پڑھائی شروع کی۔ اور سائنس بھی سیکھی۔ اس کے بعد اس نے کام شروع کیا۔ اور نئی قسم کی نئی ایجادیں کیں۔ اس کے متعلق لکھا ہے کہ جب وہ مرا تو ایک ہزار ایجادیں کر چکا تھا۔ اب دیکھو اس نے بلند پروازی تو کی۔ مگر

ذہنی اور خیالی نہیں

بلکہ عملی بلند پروازی کی۔ اور یہی چیز کام آیا کرتی ہے۔

میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں بھی خیالی بلند پروازی تو پیدا ہو گئی ہے مگر افسوس ہے کہ عملی لحاظ سے ابھی بڑی کمزوری پائی جاتی ہے

جہاں تک زبانی باتوں کا تعلق ہے وہ یہ تو کہتے ہیں کہ ہم ساری دنیا کو فتح کریں گے ہم ساری دنیا کو اسلام سکھائیں گے، مگر خود پورے طور پر اسلامی احکام پر عمل نہیں کرتے جس کی وجہ سے ان پر شیخ چلی کی مثال صادق آتی ہے۔ کئی سال گذر جاتے ہیں مگر ان کی روحانیت ترقی نہیں کرتی بلکہ ویسی کی ویسی ہی رہتی ہے اور ان کے حالات بھی نہیں بدلتے لیکن زبان سے یہی کہتے چلے جاتے ہیں کہ ہم ساری دنیا کو اسلام سکھائیں گے۔ ایسے دعووں کو کون عقلمند تسلیم کر سکتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ

خداتعالیٰ نے یہ وعدہ کر رکھا ہے

کہ اس جماعت کے ذریعہ تمام دنیا کو اسلام نصیب ہوگا۔ مگر کیا تم اپنے حالات کو مدنظر رکھکر کہہ سکتے ہو کہ یہ کام تمہارے ذریعہ سے ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک شخص آیا وہ احمدی تھا مگر اسکے دماغ میں کچھ نقص تھا اس نے کہا مجھ کو بھی الہام ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دریافت فرمایا کیا الہام ہوتا ہے کہنے لگا۔ مجھے خدا کہتا ہے۔ تم ابراہیمؑ ہو تم موسیٰؑ ہو۔ تم عیسیٰؑ ہو۔ اس لئے اب مجھے کیا ضرورت ہے کہ کسی اور کی فرمانبرداری کروں۔ جب میں خود ہی سب کچھ ہوں تو مجھے کسی کو مسیح ماننے کی کیا ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا آپ کے

الہام کے الفاظ

کیا ہوتے ہیں۔ اس نے کہا مجھے خدا کہتا ہے کہ تم ابراہیمؑ ہو۔ تم موسیٰؑ ہو۔ تم عیسیٰؑ ہو وغیرہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا یہ تمہارے الہام خدا کی طرف سے نہیں۔ بلکہ شیطان تمہارے ساتھ جھوٹے وعدے کرتا رہتا ہے ورنہ جب خدا نے تم سے کہا کہ تم عیسیٰؑ ہو تو تمہیں ساتھ ہی عیسیٰؑ والی طاقت بھی ملنی چاہیئے تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان میں مردے زندہ کرنے کی طاقت تھی۔ بیشک اس سے جسمانی مردے مراد نہیں تھے۔ مگر معنوی مردے تو وہ یقیناً زندہ کیا کرتے تھے۔ اسی طرح کہا جاتا ہے کہ وہ پرندے پیدا کرتے تھے اب چاہیئے ان پرندوں سے روحانی انسان مراد ہوں۔ مگر ان میں روحانی بلند پروازی تو آپ کی وجہ سے ہی پیدا ہوئی تھی۔ پھر کیا تمہارے ذریعہ سے بھی روحانی مردے زندہ ہوتے ہیں یا تمہاری وجہ سے لوگوں میں روحانی بلند پروازی پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ید بیضا اور عصا کا نشان دیا تھا۔ اگر واقعہ میں خداتعالیٰ نے تمہیں موسیٰ قرار دیا ہے۔ تو چاہیئے کہ اس قسم کا عصا تمہیں بھی ملے یا ایسی طاقت ملے۔ جس سے دشمن تباہ ہو جائے یا دنیا سمجھے کہ تم سے عقل۔ نور اور ہدایت حاصل ہوتی ہے اسی طرح

حضرت ابراہیم علیہ السلام

کو کفار نے آگ میں ڈالا۔ اور وہ آگ ٹھنڈی ہوگئی۔ کیا اس قسم کی طاقت تمہیں بھی دی گئی ہے وہ کہنے لگے ملا تو کچھ نہیں خدا صرف اتنا ہی کہتا ہے تو ابراہیمؑ ہے۔ تو موسیٰؑ ہے تو عیسیٰؑ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ یہ سب وعدے شیطان کی طرف سے ہیں۔ خدا کی طرف سے نہیں ہیں۔ یہی حال ہماری جماعت کے بعض لوگوں کا ہے۔ مونہہ سے تو کہتے ہیں کہ ہم صحابہؓ کے مثیل ہیں۔ مگر یہ نہیں سوچتے کہ آیا صحابہؓ جیسے کام بھی کر رہے ہیں۔ یا نہیں۔

(باقی)

صدقات دیتے وقت فضل عمر ہسپتال ربوہ کے نادار مریضوں کا خیال رکھیں

والفضل ما شہدت بہ الاعداء

(جادو وہ جو سر چڑھ کے بولے) کا نظارہ ہمارے سامنے ہے (غانا کے بعض حصوں میں خصوصاً ساحل کے ساتھ ساتھ احمدیت کو عظیم فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ یہ خوشکن توقع کہ گولڈ کوسٹ جلد ہی عیسائی بن جائے گا۔ اب سخت خطرہ میں ہے اور یہ خطرہ ہمارے خیال کی دسترس سے کہیں زیادہ ہے۔۔۔۔۔۔ کیونکہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ایک خاصی تعداد احمدیت کی طرف کھنچی چلی جا رہی ہے اور یقیناً (یہ صورت حال) عیسائیت کے لئے کھلا چیلنج ہے۔"

(کرائسٹ آرمحمد مصنفہ ایس جی ولیم سن غانا یونیورسٹی)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض سمجھنے اور اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہ ادا کرنے کی توفیق بخشے اور اپنی رضا اور محبت سے بہرہ مند کرکے ہر دو جہان میں سرفراز کرے۔ آمین

خط و کتابت کرتے وقت

اپنی چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔

قرآن مجید کی عظیم الشان پیشگوئی کا ظہور

از مکرم سید منیر احمد صاحب باھری سابق مبلغ برما

حضرت مصلح موعود ایدہ الودود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آج تک سینکڑوں بزرگ مجاہدین نے تبلیغ اسلام کے مقدس فریضہ کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا اور ان کے سنہری کارنامے رہتی دنیا تک یادگار رہیں گے مرکز میں تربیتی و تعلیمی ادارے قائم ہیں اور ایک مضبوط تنظیم کے ذریعہ حضور کی نگرانی میں مبلغین و مبشرین کا ایک وسیع جال سارے کرہ ارض پر پھیلایا جا چکا ہے تاہم تمام بنی نوع انسان کو اسلام کے زندگی بخش چشمہ سے سیراب کرنے کا کام ہمارے موجودہ وسائل سے بہت زیادہ وسائل اور ہمارے موجودہ مبشرین سے ہزاروں گنا مبشرین کا تقاضا کرتا ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ احباب جماعت اپنے اسلاف کی قربانیوں پر تکیہ کرکے اور ان کے کارناموں پر فخر کرکے اپنے آپ کو قربانیوں میں حصہ لینے کی سعادت سے محروم نہ کریں۔ بلکہ آگے بڑھیں اور ہزاروں نہیں لاکھوں قابل اور قیمتی نفوس اشاعت اسلام کے عزیز و مقدس کام کی تکمیل کیلئے اپنے آقا کے حضور پیش کریں اور آئندہ نسلوں سے قربانی کی سچی تڑپ کے ساتھ یہ پکارتے ہوئے آگے

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

ان کی ساری قربانیاں قلبی رنگ لئے ہوئے وما لاحد عندہ من نعمۃ تجزی الا ابتغاء وجہ ربہ الاعلیٰ" کی مصداق ہوں تا ان کے نفوس مطمئنہ کو منعم حقیقی و مقصود اصلی کی طرف سے یہ دعوت ملے۔

"یایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی"

(تربیت و ریاضت نفوس) اور جہاد اکبر جان کی قربانی کے بعد ایک تیسری قربانی کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔ جس کے پیش کرنے کے سوا ہم جہاد کبیر (تبلیغ) کے فریضہ سے کما حقہ عہدہ برآ نہیں ہو سکتے اور یہ تیسری قربانی بذل مال ہے۔ جسے تبلیغ کی گاڑی چلانے کے لئے ایندھن کی سی اہمیت حاصل ہے۔ تحریک جدید کے آغاز میں جو مخلص بزرگ خداتعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے بذل مال کے جہاد میں شامل ہوئے گو ان کی تعداد صرف پانچ ہزار تھی۔ مگر انہوں نے (ان

چندہ تین لاکھ تینتیس ہزار تک پہنچا دیا۔ دفتر دوم کے قیام پر نوجوانوں میں سے سولہ ہزار افراد نے شریک ہوئے مگر وہ اپنی عددی کثرت کے باوجود چندہ میں دو لاکھ روپیہ سے بڑھ نہ سکے! وقت کے گذرنے کے ساتھ ساتھ قانون طبعی کے ماتحت وہ انتہائی قربانی کرنے والا گروہ گھٹ رہا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ پچھلے سال دفتر اول اور دفتر دوم دونوں کا مجموعی چندہ صرف تین لاکھ سینتالیس ہزار ہوا۔ یہ اعداد و شمار ہماری نئی پود میں جذبہ قربانی کے جس انحطاط کی نشاندہی کرتے ہیں وہ ہماری آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہے اور ضروری ہے کہ ہم سب انفرادی طور پر اور جماعتی طور پر بھی اس خطرے کا سدباب کرنے کے لئے سوچیں تدبیر کریں۔ اور پھر اس پر عمل کرکے ثابت کر دیں کہ ہم نے اس متوقع خطرے کو ٹلا دیا ہے! تا ہم اپنے بزرگ اسلاف کے سامنے شرمندہ نہ ہوں اور ان کے قیمتی ورثہ کو ضائع کرنے والے نہ بنیں بلکہ ہم ان کے بہتر جانشین ثابت ہوں اور آئندہ آنیوالی نسل کے لئے پہلے سے اچھا نمونہ ورثہ چھوڑ کر جائیں! تا ہم خداتعالیٰ کے منشاء اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے میں اپنا صحیح کردار ادا کر سکے اور۔ الغرض اس کی خوشنودی کے وارث بنیں اور ابدی کامیابیوں کی نعمتوں اور خوشحالیوں سے نوازے جائیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ اپنی جماعت کو وصیت کے رنگ میں فرماتے ہیں:۔

"خداتعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں ہیں کیا یورپ کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی میرا مقصد ہے۔ جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔"

اس بات کا ثبوت کہ واقعہ میں خداتعالیٰ چاہتا ہے کہ روئے زمین کی تمام سعید روحوں کو قرآن کے زندگی بخش پیغام سے حیات ابدی بخشے اس قدر کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری حقیر قربانیوں کو اس طرح نوازا اور ایسے حیرت انگیز نتائج پیدا فرمائے کہ آج عدو بھی زبان سے اس کا اقرار کرنا پر مجبور ہے اور

اب انگلستان میں سکولوں کے نوعمر طلبہ بھی اسلام میں بڑھ چڑھ کر دلچسپی لے رہے ہیں

گذشتہ چند سال کے دوران بکثرت طلبہ کے وفود مسجد فضل لنڈن اور مشن ہاؤس دیکھنے آئے

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلبہ سے سابق امام مسجد لنڈن مکرم مولود احمد خان کا پر اثر خطاب

ربوہ۔ مؤرخہ ۷ مئی کو مکرم مولود احمد خانصاحب سابق امام مسجد لنڈن نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے انگلستان میں تبلیغ اسلام کے بعض ایسے حالات بیان کئے جو طلبہ کے لئے خاص طور پر دلچسپی کا باعث ہو سکتے تھے۔ آپ نے متعدد واقعات بیان کرکے واضح کیا کہ اب وہاں کے اہل علم اصحاب ہی نہیں بلکہ سکولوں کے نوعمر طلبہ بھی اسلام میں بڑھ چڑھ کر دلچسپی لے رہے ہیں۔ آپ نے بتایا ان کی دلچسپی کا اندازہ اس امر سے ہی لگایا جا سکتا ہے کہ گذشتہ چند سال کے اندر اندر بکثرت طلباء کے وفود مسجد فضل لنڈن اور مشن ہاؤس دیکھنے آئے اور انہوں نے بڑے اشتیاق کے ساتھ اسلام کے متعلق معلومات حاصل کیں۔

مکرم مولود احمد خانصاحب کے اس لیکچر میں صدارت کے فرائض مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے ادا کئے۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد جو سکول کے ایک طالبعلم عزیز نذیر احمد ملتانی نے کی پہلے مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب نے مکرم مولود احمد خانصاحب کا طلبہ سے تعارف کرایا اور گذشتہ سات سال کے دوران آپ نے سرزمین انگلستان میں جو تبلیغی خدمات سرانجام دیں اختصار کے ساتھ طلبہ کو ان سے آگاہ کیا۔ بعد ازاں مکرم مولود احمد خانصاحب نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے پہلے انہیں انگلستان اور لنڈن شہر نیز انگلستان میں احمدیہ مشن اور مسجد کے قیام کے متعلق بعض دلچسپ معلومات بہم پہنچائیں اس کے بعد آپ نے بتایا کہ وہاں آپ نے سکولوں کے طلبہ تک اسلام کا پیغام پہنچانے کے سلسلہ میں کیا کیا اقدامات کئے اور پھر ان کے کیا نتائج برآمد ہوئے۔ آپ نے بتایا کہ آپ نے وہاں اپنے دوران قیام میں سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کو ایک ہزار کے قریب خطوط لکھے جو اس مضمون پر مشتمل تھے کہ چونکہ موجودہ زمانہ میں اسلام اور اس کی پیش کردہ اقدار کی اہمیت دن بدن بڑھ رہی ہے اور ان کی افادیت کے متعلق جہان کا رجحان ترقی پر ہے اس لئے اگر آپ اپنے طلبہ کو اسلام کے متعلق صحیح معلومات بہم پہنچانا چاہیں تو جماعت احمدیہ کا لنڈن مشن اس بارہ میں آپ کی ہر طرح مدد کرنے کو تیار ہے۔ مشن آپ کی سکول لائبریری کے لئے اسلام کے متعلق کتابوں کے سیٹ مہیا کر سکتا ہے۔ آپ کی خواہش کے مطابق اسلام پر لیکچروں کا سلسلہ بھی شروع کیا جا سکتا ہے۔ نیز اگر طلبہ کے وفود مسجد اور مشن ہاؤس دیکھنا چاہیں تو مشن انہیں خوش آمدید کہنے میں بڑی مسرت محسوس کرے گا۔ ان خطوط کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوا نہ صرف یہ کہ سکولوں نے اپنی لائبریریوں کے لئے کتابیں مانگیں بلکہ بڑی کثرت سے طلبہ کی بڑی بڑی پارٹیاں اپنے اساتذہ کے ساتھ مسجد دیکھنے آئیں اور انہوں نے نہ صرف مسجد بلکہ اسلام کے متعلق سوالات پوچھنے میں بڑی دلچسپی اور اشتیاق کا اظہار کیا مزید برآں ۵۴ سکولوں کی طرف سے آپ کو تقریر کی دعوت موصول ہوئی۔ چنانچہ آپ نے وہاں جاکر اسلام پر تقاریر کیں اس طرح اسلام کے متعلق طلبہ میں جو غلط فہمیاں پھیلی ہوئی تھیں ان کے دور ہونے کی صورت پیدا ہوئی آپ نے بتایا کہ بعض سکولوں نے گاہے گاہے اسلام پر تقاریر کو اپنے پروگرام کا مستقل جزو بنا لیا ہے چنانچہ اب بغیر کسی تحریک کے ان کی طرف سے تقاریر کے دعوت نامے از خود موصول ہوتے رہتے ہیں۔ آپ نے اپنی ایسی متعدد تقاریر اور ان میں طلبہ کی خاص دلچسپی کے متعلق متعدد واقعات سنائے اور ان کے خوشکن اثرات پر روشنی ڈالی۔ ان نہایت دلچسپ واقعات سے سامعین بہت محظوظ ہوئے۔ آپ نے کہا اب یہ کیفیت پیدا ہو چکی ہے کہ وہاں نہ صرف اہل علم اصحاب بلکہ طلبہ میں بھی یہ احساس دن بدن بڑھ رہا ہے کہ اسلام کے متعلق جو تصور ہمارے ذہنوں میں قائم چلا آرہا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ وہاں کے لوگوں میں یہ بڑھتا ہوا احساس اس امر کا آئینہ دار ہے کہ وہ دن دور نہیں ہے کہ جب دنیا میں ہر طرف اسلام ہی اسلام ہوگا۔

آپ نے کہا ابھی اس دن کے طلوع ہونے کے لئے فضاء ہموار ہو رہی ہے اور اس دن کو لانے کے لئے ابھی بہت زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔ آپ نے طلبہ کو توجہ دلائی کہ وہ اپنے طالب علمی کے زمانے کی اہمیت کو سمجھیں۔ ابھی سے اگر وہ خدمت دین کو اپنا مطمح نظر بنائیں گے تو خدا تعالیٰ ان کے ارادوں میں ضرور برکت ڈالے گا۔ کیونکہ ہمارا خدا اپنے بندوں کے عزم اور ارادے کو دیکھ کر استحقاق سے بڑھ کر ہی نہیں بلکہ بلا استحقاق بھی دیتا ہے۔ آپ نے کہا میں بھی آپ لوگوں کی طرح ایک طالبعلم ہی تھا اور نویں جماعت میں پڑھتا تھا اور اس زمانے میں دوسری عالمگیر جنگ ہو رہی تھی ان دنوں میں خبر آئی کہ بی بی سی سے امام مسجد لنڈن مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس تقریر نشر کریں گے۔ یہ تقریر ہندوستانی وقت کے مطابق رات کے گیارہ بجے ہونی تھی ہمارے والد صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ ہم سب بھائیوں کو ایک غیر احمدی رشتہ دار کے گھر لے گئے جن کے ہاں ریڈیو تھا۔ وقت مقررہ پر شمس صاحب کی تقریر شروع ہوئی اس میں شمس صاحب نے بتایا کہ آجکل لنڈن پر بمباری ہو رہی ہے عمارتیں گر رہی ہیں اور لوگ مر رہے ہیں مسیح پاک علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے اس لئے ہم یقین رکھتے ہیں کہ خدا اگر چاہے تو ہمیں اور مسجد کو انتہائی خطرہ کے باوجود محفوظ رکھ سکتا ہے ہم اس کی رحمت سے مایوس نہیں ہیں وہ ہمیں بچائے گا اور ضرور بچائے گا۔ والد صاحب مرحوم پر اس تقریر کا اتنا اثر ہوا کہ وہ آبدیدہ ہو گئے اور انہوں نے اس غیر احمدی رشتہ دار کے گھر میں اسی وقت دعا کرائی کہ خدا تعالیٰ ہماری لنڈن کی مسجد مشن ہاؤس اور جملہ مکینوں کو محفوظ رکھے اس وقت مجھے محترم شمس صاحب پر رشک آیا کہ دنیا بھر کے احمدی ان کے لئے دعا کر رہے ہیں اور اسلام کی خاطر ہزاروں میل دور خطرات میں گھرے بیٹھے ہیں۔ آپ نے کہا اگرچہ میں اس وقت بچہ تھا تاہم میرے دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ محترم شمس صاحب کی جگہ میں ہوتا۔ چنانچہ بہت عاجزی کے ساتھ دعا کی کہ خدا مجھے آگے چل کر اس کی توفیق عطا فرمائے۔ بچپن کے زمانے کی وہ دعا قبول ہوئی اور خدا نے محض اپنے فضل سے مجھے آگے چل کر امام مسجد لنڈن بنا دیا۔ یہ میرے بس میں نہ تھا کہ میں امام مسجد لنڈن بنتا لیکن خدا نے اپنے فضل سے بلا استحقاق مجھے ایک خادم سلسلہ کے طور پر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ میں جب بھی اس واقعہ کو یاد کرکے خدا کے فضل پر نگاہ کرتا ہوں تو میرا دل شکر کے جذبات سے بھر جاتا ہے۔ آپ نے طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اگر آپ بھی ابھی سے بلند اور نیک ارادے رکھیں گے تو خدا تعالیٰ آپ کے ارادوں کو خواہ آپ اس کے اہل ہوں یا نہ ہوں ضرور پورا کر دے گا۔

آپ کی اس دلچسپ اور مؤثر تقریر کے بعد سوالات کا موقع دیا گیا چنانچہ طلبہ نے بہت سے سوالات کئے جن کے آپ نے جواب دیئے۔ بچوں نے سوالات پوچھنے میں اس قدر دلچسپی کا اظہار کیا کہ یہ سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا اور پھر سوالات بھی ایسے دلچسپ اور موزوں تھے کہ جو بچوں کے شوق اور ان کی ذہانت پر دلالت کرتے تھے۔

آخر میں مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب نے امام مسجد لنڈن کا شکریہ ادا کیا اور یہ نہایت دلچسپ مفید اور بابرکت اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

حقہ ترک کرنے کی ایک اچھی مثال

قرآن کریم میں ہے فَذَكِّرْ إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرَىٰ (سورۃ اعلیٰ) کہ نصیحت کئے جاؤ یقیناً نصیحت نفع دیتی ہے۔ مرکز سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے حقہ اور تمباکو ترک کرنے کی نصیحت ہوتی رہتی ہے اور اس کے نتائج بھی ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ رائے دوست محمد صاحب ہوتیہ ساکن ٹھٹھہ ہوتیہ حقہ کے سخت عادی تھے اور ۸۰/- روپے کا حقہ استعمال کرتے تھے اور بقول ان کے رات دن حقہ کے بغیر چین نہیں آتا تھا۔ رائے صاحب لکھتے ہیں کہ حقہ چھوڑنے میں مجھے سخت مشکلات تھیں۔ تاہم اسلامی احکام کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہوئے یہ قدم اٹھایا ہے۔ اب خدا کے فضل سے میری طبیعت میں اطمینان ہے اور یہ عادت پوری طرح چھوٹ گئی ہے۔ احباب رائے صاحب کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواست دعا

محمد عبد الرشید صاحب ابن مکرم محمد احمد صاحب ثاقب انجینئرنگ کالج لاہور میں سیکنڈ ایئر کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین (عباد اللہ گیانی)

بجٹ آمد صدر انجمن احمدیہ سال ۶۱-۱۹۶۰ء

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے اس سال بھی صدر انجمن احمدیہ کی آمد کا بجٹ پورا ہونے کے سامان مہیا فرمائے۔ اس وقت (یعنی ۸ مئی) تک اس بجٹ (بابت سال ۶۱-۱۹۶۰ء) میں صرف مبلغ چند ہزار روپے کی کمی معلوم ہوتی ہے۔ آخری حسابات تیار ہو رہے ہیں۔ امید ہے کہ حسابات مکمل ہونے پر یہ تھوڑی سی کمی بھی پوری ہو جائے گی۔

اگر اس سال کی اصل آمد میں بجٹ آمد سے کوئی خاص بیشی نہیں ہوئی۔ جیسا کہ گزشتہ سالوں میں ہوتی رہی ہے۔ پھر بھی بجٹ کی رقم کے قریب پہنچ جانا یا محض بجٹ پورا کر لینا بھی غنیمت ہے کیونکہ شروع اپریل میں صورت احوال نہایت خطرناک نظر آتی تھی۔ جب مقامی جماعتوں کو اس حال کی اطلاع دی گئی۔ تو انہوں نے دیوانہ وار کام کر کے چندہ بھیجنے کی رفتار اتنی تیز کر دی کہ وہ خطرناک حالت دیکھتے دیکھتے دور ہو گئی۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک وجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔

جن جماعتوں کی وصولی کسی خاص معیار تک پہنچ گئی ہے۔ ان کی دو فہرستیں قبل ازیں دعا کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جا چکی ہیں۔ اور اب تیسری فہرست جو حضور کی خدمت میں بھجوائی جا رہی ہے۔ وہ یہاں بھی شائع کی جاتی ہے تا احباب جماعت بھی ان جماعتوں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے جان و مال میں برکت ڈالے۔ اور انہیں ہمیشہ اپنی خوشنودی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

(ناظر بیت المال)

چندہ عام و حصہ آمد۔ وصولی سو فیصدی

ضلع جھنگ :۔ کوٹ قاضی — ضلع منٹگمری :۔ اوکاڑہ

〃 لائلپور :۔ چک ۹ ج ب رتن۔ چک ۳۳۲ ج ب دھنی دیو۔ جڑانوالہ۔ چک ۵۲ گ ب تاندلیانوالہ

〃 لاہور :۔ مصری شاہ لاہور۔ سلطان پورہ لاہور۔ گڑھی شاہو لاہور۔ قصور

〃 شیخوپورہ :۔ سانگلہ ہل — ضلع ڈیرہ غازیخان : بستی مندرانی

〃 گوجرانوالہ :۔ وزیر آباد۔ لویریوالہ۔ گکھڑ منڈی۔ چک چٹھہ۔ دولووالی۔

〃 سرگودھا :۔ گھوگھیاٹ — ضلع مردان :۔ اسماعیلہ

بلوچستان :۔ کوئٹہ — ضلع دادو :۔ دادو شہر

〃 نواب شاہ :۔ باندھی۔ کنڈیارو۔ چک ۲۱ دوھہ۔ رحیم آباد۔ دریاں خاں مری

〃 سانگھڑ :۔ سانگھڑ شہر — ضلع تھرپارکر :۔ محمود آباد اسٹیٹ۔ محمد آباد اسٹیٹ

چندہ عام و حصہ آمد۔ وصولی نوے فیصدی سے زائد

ضلع جھنگ :۔ فیکٹری ایریا ربوہ چک ۹۷ — ضلع ملتان :۔ ملتان شہر

〃 لائلپور :۔ چک ۸ ج ب سرشمیر روڈ۔ چک ۳۳۳ ج ب دھیرکے۔ چک ۹۰ ر ب کھیم سنگھ والا۔ چک ۱۹۴ ر ب لاٹھیانوالہ۔ منڈی روڈ والا روڈ

ضلع منٹگمری :۔ چک ۵ محمود پور۔ چک ۶۳/۳ D.B

〃 لاہور :۔ کینال پارک لاہور — ضلع شیخوپورہ :۔ چوہڑ کانہ۔ چک ۲۵ مڑ

〃 سیالکوٹ :۔ بدوملہی۔ چونڈہ کالو — ضلع گجرات :۔ منڈی بہاء الدین۔ پھالیہ

〃 سرگودھا :۔ خوشاب۔ چک ۹۸ شمالی۔ چک ۹ پنیار۔ کوٹ مومن۔ چک ۱۵۲ ش

〃 مردان :۔ ٹوپی — ضلع سکھر :۔ لعل مڑی

〃 تھرپارکر :۔ میرپور خاص — ضلع حیدرآباد :۔ ظفر آباد اسٹیٹ۔ جبر ٹنگا

چندہ عام و حصہ آمد۔ وصولی اسی فیصدی سے زائد

ضلع جھنگ :۔ دار الرحمت غربی ربوہ۔ چک ۵ — ضلع ملتان :۔ ملتان چھاؤنی۔ لودھراں

ضلع لائلپور :۔ چک ۱۳۱ ج ب گوکھووال۔ چک ۵ ج ب سمعیاڑہ۔ چک ۱۶ ج ب سوڈھی

ضلع منٹگمری :۔ چک ۵ ۱-۱۱۔ چک ۲۶۹ E.B۔ چک ۱۱۷ نیاز نگر

ضلع لاہور :۔ لاہور شہر (بمع تمام حلقہ جات) بھاٹی دروازہ لاہور۔ کوچہ چابکسواراں لاہور۔ سنت نگر۔ چک ۶ علی پور

ضلع گوجرانوالہ :۔ گوجرانوالہ شہر۔ نزگری — ضلع سیالکوٹ :۔ گرہ پور

〃 ڈیرہ غازیخاں :۔ شیرگڑھ — 〃 جہلم :۔ کھیوڑہ

〃 سرگودھا :۔ سرگودھا شہر — 〃 پشاور :۔ خلیل مرکزی احمدی بابان

〃 ضلع حیدرآباد :۔ حیدرآباد۔ سینجر چانگ — 〃 نواب شاہ :۔ نواب شاہ۔ دیہہ ماہ گھنڈ۔ کوٹ مولا بخش

چندہ جلسہ سالانہ۔ وصولی سو فیصدی

ضلع جھنگ :۔ دار الصدر غربی ب ربوہ — ضلع منٹگمری :۔ دیپالپور

ضلع لائلپور :۔ چک ۳۳۲ ج ب دھنی دیو۔ جڑانوالہ۔ چک ۹۰ ر ب کھیم سنگھ والا۔ چک ۵۲ گ ب

ضلع لاہور :۔ گڑھی شاہو۔ — ضلع شیخوپورہ :۔ چوہڑ کانہ

ضلع گوجرانوالہ :۔ دولووالی۔ — ضلع سیالکوٹ :۔ چھپوڑ کاہلوں۔ سلہریاں۔

ضلع ڈیرہ غازیخاں :۔ بستی رنداں۔ — ضلع رحیم یارخاں :۔ چک ۲ NP بستی شادی۔

ضلع سرگودھا :۔ چک ۳۳ ج ب۔ — ضلع راولپنڈی :۔ کوہ مری۔

ضلع نواب شاہ :۔ چک ۲۱ دوھہ۔ دریا خاں مری۔

ضلع سانگھڑ :۔ سانگھڑ — ضلع تھرپارکر :۔ احمد آباد اسٹیٹ۔

چندہ جلسہ سالانہ۔ وصولی نوے فیصدی سے زائد

ضلع ملتان :۔ لودھراں۔ — ضلع لائلپور :۔ چک ۱۹۴ ر ب لاٹھیانوالہ

ضلع منٹگمری :۔ چک ۳۶۳ E-B۔ — ضلع شیخوپورہ :۔ چک ۱۸ جبہ

ضلع ڈیرہ غازیخاں :۔ ڈیرہ غازیخاں۔ شیرگڑھ۔ — ضلع بہاولنگر :۔ بہاولنگر۔

ضلع گجرات :۔ منڈی بہاؤالدین۔ سرائے عالمگیر — ضلع جہلم :۔ دوالمیال

ضلع سرگودھا :۔ چک ۱۵۲ ش۔ — ضلع پشاور :۔ خلیل مرکزی احمدی بابان۔

ضلع سکھر :۔ سکھر۔ — ضلع تھرپارکر :۔ محمود آباد اسٹیٹ۔

چندہ جلسہ سالانہ۔ وصولی اسی فیصدی سے زائد

ضلع ملتان :۔ دنیاپور — ضلع لائلپور :۔ چک ۲۱۹ R-B گنڈا سنگھ والا۔

ضلع منٹگمری :۔ اوکاڑہ۔ چک ۱۱۷ D-R۔ نیاز نگر — ضلع لاہور :۔ سول لائن لاہور۔ ماڈل ٹاؤن

ضلع بہاولنگر :۔ چک ۱۶۶ مراد — ضلع نواب شاہ :۔ رحیم آباد۔

ضلع تھرپارکر :۔ محمد آباد اسٹیٹ۔ کنری — ضلع پشاور :۔ نوشہرہ چھاؤنی۔

تحریک جدید اور خدام کا فرض

ہر قوم کے نوجوان اس کی ترقی و فلاح کے علمبردار ہوتے ہیں۔ تحریک جدید کے ذریعہ جو کام اس وقت اکناف عالم میں ہو رہا ہے اس کی اہمیت خدام سے پوشیدہ نہیں۔ اس عظیم الشان کام میں مالی پہلو کی اہمیت بالکل واضح ہے۔ پس تحریک جدید کو مالی طور پر مضبوط بنانا ہر احمدی نوجوان کا فرض ہے۔ حضور خدام کو اس اہم فرض کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا بار اسی لئے اٹھایا ہے تا جماعت کے نوجوانوں کو دین کی طرف توجہ دلاؤں۔ سو میں سب سے پہلے ان کے سپرد یہ کام کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے اور آگے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور کوئی نوجوان ایسا نہیں رہے گا جو دفتر دوم میں شامل نہ ہو اور کوشش کریں کہ ساری رقم وصول ہو جائے۔"

(الفضل ۱۲ دسمبر ۱۹۴۹ء)

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وہ تحریک جدید کے چندوں کی وصولی کی طرف توجہ دیں۔ اور زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو اس تحریک میں شامل کریں۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

تمباکو (لغو و بیہودہ)

تمباکو کی نسبت فرمایا۔ کہ یہ شراب کی طرح تو نہیں ہے کہ اس سے انسان کو فسق و فجور کی طرف رغبت ہو مگر تاہم تقویٰ یہی ہے کہ اس سے نفرت اور پرہیز کرے۔ منہ میں اس سے بدبو آتی ہے۔ اور یہ منحوس صورت ہے کہ انسان دھواں اپنے اندر داخل کرے اور پھر باہر نکالے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں یہ ہوتا تو آپ اجازت نہ دیتے کہ اسے استعمال کیا جاوے ایک لغو اور بیہودہ حرکت ہے۔ ہاں مسکرات میں اسے شامل نہیں کر سکتے۔ اگر علاج کے طور پر ضرورت ہو تو منع نہیں ہے ورنہ یونہی مال کو بے جا صرف کرنا ہے۔ عمدہ تندرست وہ آدمی ہے جو کسی شے کے سہارے زندگی بسر نہیں کرتا۔"

(ص ۲۹۵ فتاویٰ بحوالہ البدر ۲۴ ۳ مارچ)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو مزید تفصیل کے ساتھ آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۰۵۱: میں مطیع الرحمٰن ولد چوہدری علی اکبر صاحب قوم جٹ (باجوہ) پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ صرف ملازمت پر ہے۔ میں محکمہ تعلیم میں بطور ٹیچر کے کام کرتا ہوں اور کل تنخواہ اس وقت ۲۳۵/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ یا جو بھی آمد ہو گی کے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ (مغربی پاکستان) کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری اگر کوئی اور جائیداد میری زندگی میں بن جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی اور میری وفات کے وقت جو جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں بعد حصہ جائیداد کچھ ادا کر دوں تو وہ مجرا کر دیا جائے گا۔

العبد مطیع الرحمٰن ابن چوہدری علی اکبر صاحب۔ ربوہ ضلع جھنگ۔ محلہ باب الابواب

گواہ شد: علی اکبر نائب ناظر تعلیم ربوہ (محلہ باب الابواب) والد موصی

گواہ شد: احسان الرحمٰن برادر مطیع الرحمٰن۔ محلہ باب الابواب۔ ربوہ

نمبر ۱۶۰۵۲: میں ملک فاروق احمد عمر ولد ملک عمر علی احمد قوم کھوکھر پیشہ زمینداری و طالب علمی عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن 123 A ایس ایم ایچ سوسائٹی نزد نرسری کراچی ۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ مارچ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

(۱) میری زرعی زمین ۱۲۵ بیگہ واقع موضع ... دڑدپور تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان میں ہے جس کی اندازاً قیمت ۷۵,۰۰۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔

(۲) اس کے علاوہ میں تعلیم حاصل کرتا ہوں اور مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے ۱۰۰/- روپیہ ماہوار ملتا ہے۔ میں تاذیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے خزانہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲۱ مارچ ۱۹۶۱ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد فاروق احمد عمر۔

گواہ شد ملک عمر علی احمد والد موصی۔

گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

نمبر ۱۶۰۵۳: میں عبد اللطیف خان ولد شیخ عبد الحکیم صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن 2/51/E پی ای سی ایچ سوسائٹی کراچی ۲۹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ مارچ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں۔ جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۵۰۰/- روپے ملتی ہے۔ میں تاذیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲۲ مارچ ۱۹۶۱ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد عبد اللطیف خان ۲۲-۳-۶۱

گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

گواہ شد: سلطان احمد طاہر وائس پریذیڈنٹ حلقہ ڈرگ سوسائٹی کراچی

نمبر ۱۶۰۵۴: میں محمد انوار اللہ انصاری ولد حاجی بقاء اللہ صاحب انصاری قوم انصاری شیخ پیشہ کاروبار عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۴ / ۹ / ۴ لالوکھیت کراچی ۱۹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ مارچ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے

۱- میرا ایک مکان محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ میں ایک کنال زمین پر ہے۔ جس کی قیمت مبلغ تین ہزار روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ (۲) میں کاروبار بنام "مرکزی پوشش" لالوکھیت کراچی میں کرتا ہوں۔ جس سے مجھے ماہوار آمد مبلغ ۳۰۰/- روپے ہوتی ہے۔ میں تاذیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی فقط ۲۹ مارچ ۱۹۶۱ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:- محمد انوار اللہ انصاری بقلم خود

گواہ شد:- محمود احمد مبشر ناظم تحریک جدید وقف جدید - جائیداد و تجنید مجلس خدام الاحمدیہ کراچی۔ گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

نمبر ۱۶۰۵۵: میں محمد افضل ولد محمد عبد اللہ صاحب قوم کھانڈے (راجپوت) پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی رکن احمدیہ ہال میگزین لین کراچی ۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ مارچ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔

میں ملازمت کرتا ہوں۔ جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس مبلغ ۱۰۲/- روپے ملتی ہے۔ میں تاذیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲۵ مارچ ۱۹۶۱ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:- محمد افضل بقلم خود

گواہ شد:- عبد المجید سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی ۲۵/۳/۶۱

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

"مذہبی تعلیم کے بغیر مذہب اور زندگی کے درمیان موجودہ فاصلہ کم نہیں ہو سکتا"

تعلیمی ماہروں کے اجتماع سے صدر ایوب خان کا خطاب

راولپنڈی ۱۰ مئی۔ صدر ایوب نے تعلیمی ماہروں سے کہا ہے کہ وہ سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں مذہبی تعلیم کو فروغ دینے کی کوشش کریں۔ آپ نے کلام پاک کی تعلیم کے لئے ہفتہ وار اجتماعات کی ضرورت پر زور دیا تاکہ عام زندگی میں قرآن پاک کے اصولوں کو رائج کیا جاسکے۔ صدر ایوب نے کہا کہ جب تک ہم مذہبی تعلیم کو فروغ نہیں دیتے اس وقت تک مذہب اور زندگی کے درمیان موجودہ فاصلہ کو کم نہیں کیا جا سکتا۔

صدر ایوب نے کل صبح تعلیمی ماہروں سے خطاب کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے اس اجتماع میں چھ یونیورسٹیوں کے وائس چانسلر، مرکزی اور صوبائی محکمہ تعلیم کے سیکرٹری اور وزیر تعلیم مسٹر اختر حسین بھی موجود تھے۔

طلباء کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے صدر ایوب نے کہا کہ پاکستانی طلباء کی اکثریت نظم و ضبط کا احترام کرتی ہے اور طلبہ اپنے فرائض کو سمجھتے ہیں لیکن بعض اوقات بعض طلباء غلط اثرات کے تحت آجاتے ہیں آپ نے کہا کہ بعض ممالک میں طلباء کو سیاسی تحریکوں میں شامل کرنا فیشن بن گیا ہے بعض ملکوں میں طلباء پر انتظامی حکام کا زبردست کنٹرول ہے اور یہ حکام جب چاہیں طلباء کی ایجی ٹیشن شروع یا ختم کرا سکتے ہیں بعض ملکوں میں حکومتیں کمزور ہوتی ہیں اس لئے مخالف عناصر حکومتوں کو توڑنے کے لئے طلباء کو آلہ کار بناتے ہیں بعض ایسے ممالک ہیں جن کے سامنے کوئی قومی مقصد نہیں ہوتا۔ اس لئے وہاں طلباء بھی عام انتشار کا شکار ہو جاتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ پاکستان میں طلبہ پر انتظامیہ کا کنٹرول نہیں۔ ہماری حکومت بھی کمزور نہیں اور ہمارا دامن قومی مقصد اور قومی نظریہ سے تہی نہیں ہے اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ پاکستان کے طلبہ حصول تعلیم کے بنیادی فرض سے غافل ہو جائیں۔

آخر میں صدر ایوب نے تعلیمی ماہروں پر زور دیا کہ وہ سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں مذہبی تعلیم سے واقفیت کے ذرائع کی ترویج و ترقی پر زور دیں۔ آپ نے تجویز پیش کی کہ کلام پاک کی تعلیم کے لئے تعلیمی اداروں میں ہفتہ وار اجتماع منعقد کرائے جائیں اور عام زندگی میں قرآن پاک کے اصولوں سے استفادہ کے ذرائع معلوم کئے جائیں۔ صدر ایوب نے کہا کہ اس وقت مذہب اور زندگی کے درمیان ایک وسیع خلیج حائل ہے جب تک ہم مذہبی تعلیم سے مکمل آگاہی حاصل نہیں کریں گے اور عملی زندگی میں ان اصولوں کو نہیں اپنائیں گے۔ اس وقت تک مذہب اور زندگی کے درمیان یہ وسیع خلیج حائل رہے گی۔

ایرانی اخبارات پر پابندی کا خاتمہ

تہران ۱۰ مئی ایران کے وزیر اعظم مسٹر علی امینی نے ایرانی اخبارات پر سے پابندی ختم کردی ہے یہ پابندی اس وقت لگائی گئی تھی جب ڈاکٹر مصدق ایران کے وزیر اعظم تھے مسٹر علی امینی نے تہران ریڈیو سے عوام کے نام ایک اپیل نشر کرتے ہوئے کہا کہ وہ رشوت، بدعنوانیوں اور عوامی روپے کے ضیاع کی روک تھام میں حکومت سے تعاون کریں نئے ایرانی وزیر اعظم نے بدعنوانی اور سرکاری حکام میں ذمہ داری کے فقدان پر کڑی نکتہ چینی کی۔

ماہنامہ اصحاب احمد شائع نہیں ہوگا

خاکسار جو ماہنامہ اصحاب احمد جاری کرنا چاہتا تھا اس کی کتابت بھی شروع کرا دی گئی تھی لیکن ایک نہایت بزرگ شخصیت کے مشورہ کے مطابق اس کے اجراء کو منسوخ کر دیا گیا ہے جن احباب کا چندہ وصول ہوا تھا واپس بھجوایا جا رہا ہے جنہیں اس اعلان کے دس دن کے اندر وصول نہ ہو مہربانی کر کے مطلع فرمائیں۔ (ملک صلاح الدین ایم اے قادیان)

ضرورت ہے

نظارت بیت المال ربوہ کے لئے ایک جونیئر انسپکٹر بیت المال کی ضرورت ہے جس کا کام مقامی جماعتوں کے چندوں کی تشخیص ان کے حسابات کی پڑتال اور نظارت بیت المال سے متعلق دیگر فرائض کی سرانجام دہی ہے۔

امیدوار کے لئے وعظ کی قابلیت اور حساب و کتاب میں مہارت رکھنا ضروری ہے۔ عمر ۲۰ سے ۳۰ سال تک۔ مولوی فاضل یا میٹرک پاس کو ترجیح دی جائے گی۔ ابتدائی تنخواہ ۸۰-۳-۵۰ کے گریڈ میں -/۵۰ روپیہ علاوہ مہنگائی الاؤنس جن کی موجودہ شرح ۲۵ روپے ماہوار ہے دی جائے گی پہلے ایک سال کا عرصہ ملازمت امتحانی ہوگا۔

خواہشمند احباب مقامی جماعت کے عہدہ داران کی سفارش سے مورخہ ۲۵-۵-۶۱ تک درخواستیں نظارت بیت المال ربوہ کو بھجوا دیں۔ صدر انجمن کے کارکنان اپنے افسر صیغہ کی اجازت سے درخواست دے سکتے ہیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ ضلع جھنگ)

اعلان نکاح

عزیزم محمود احمد خان اختر ابن بابو محمد شریف صاحب ٹی ڈی مرحوم کا نکاح عزیزہ امۃ الوحید بنت ملک نصیر احمد خان صاحب منٹگمری کے ہمراہ مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم جناب چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت منٹگمری نے مورخہ ۱۷-۳-۶۱ بروز جمعۃ الوداع مسجد احمدیہ منٹگمری میں پڑھا۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت بنائے عزیزم محمود احمد خان اختر حضرت حافظ حامد علی صاحب مرحوم جو حضرت مسیح موعودؑ کے پرانے صحابی تھے ان کا نواسہ ہے اور عزیزہ امۃ الوحید حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی جناب شیخ حسین بخش صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر عبید اللہ صاحب آف لاہور کی نواسی ہے۔ (نذیر احمد خان از منٹگمری)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴